© rasailojaraid.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت کا تحقیقی جائزہ

شہاب الدین انصاری ایم اے

دراصل یہ موضوع بہت پیچیدہ ہے۔ محققین اور مورخین نے عام طور پر قمری اور خاص طور پر عیسوی تقویموں کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی مختلف تاریخوں کا تعین کیا ہے، جس سے یہ پتہ لگانا کہ کون سی تاریخ صحیح ہے اور کون سی نہیں، مشکل کام ہے۔ یہ طے شدہ امر ہے کہ اتنی تاریخوں میں سے سبھی تاریخیں صحیح نہیں ہوسکتیں۔ پھر وہ کون سی ایسی تاریخ ہوگی جو صحیح ہوگی اسی کی تلاش پر یہ تحقیق مبنی ہے۔ اس سلسلہ میں اپنے محدود علم کے مطابق اختصار کے ساتھ پہلے قمری تاریخوں کا اور بعد میں عیسوی تاریخوں کا جائزہ پیش کرنے کی سعی کر رہا ہوں تاکہ ہر تاریخ کی اپنی انفرادی حیثیت معلوم ہو جائے کہ وہ کہاں تک درست ہے۔

سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے یہ حقائق سامنے آئے ہیں کہ سنہ ۳ھ کے بعد سیرت کے موضوع پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں آپؐ کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول کے علاوہ کچھ دوسری تاریخیں بھی ساتھ میں نقل کی گئی ہیں اسی طرح سے زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ اس اختلاف کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا محققین اپنی تحقیق کی بنا پر اپنی خود کی متعین کی ہوئی تاریخوں کا اضافہ کرتے رہے ہیں (خاص طور پر عیسوی تاریخوں میں) جس سے یہ مسئلہ کچھ زیادہ ہی پیچیدہ ہوتا چلا گیا۔ بعد کے مورخین واہل سیر حضورؐ کی تاریخ ولادت کے سلسلہ میں مختلف رائے رکھتے ہیں۔

بعض کا کہنا ہے کہ آپؐ کی ولادت عام الفیل کے واقعہ سے ۱۵ سال قبل ہوئی، جب کہ دوسرے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپؐ کی ولادت اس واقعہ سے ۳۰ سال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا ۷۰ سال کے بعد میں ہوئی۔① یہاں تک کہ بعض مورخین کا یہ دعویٰ ہے کہ آپؐ کی ولادت اس واقعہ سے ۵۰ دن یا ۵۵ دن بعد ہوئی۔②

لیکن بقول ابن قتیبہ سب لوگوں کا سرکار دو عالم کے عام الفیل کے سال متولد ہونے پر اجماع و اتفاق ہے۔③

جہاں تک ماہ ولادت کا سوال ہے، مورخین اس میں بھی متفق نہیں ہیں بعض کا کہنا ہے کہ آپؐ کی ولادت محرم کے مہینہ میں ہوئی، بعض کا کہنا ہے کہ صفر کے مہینہ میں، جب کہ اور دوسرے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپؐ کی ولادت رجب یا رمضان کے مہینہ میں ہوئی۔ پھر بھی اکثر مورخین و اہل سیر کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آپؐ کی ولادت ربیع الاوّل کے مہینہ میں ہوئی۔④

جہاں مورخین آپؐ کی ولادت کے سال اور مہینہ میں اختلاف رکھتے ہیں وہیں وہ تاریخ اور دن میں بھی اختلاف کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کچھ مورخین کا دعویٰ ہے کہ آپؐ کی ولادت ۲ ربیع الاوّل کو ہوئی،⑤ جب کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاوّل کی آٹھویں کو افق بطن آمنہ سے طلوع ہوئے۔⑥ جب کہ کچھ دوسرے محققین و مورخین کا دعویٰ ہے کہ آپؐ کی ولادت ۹ یا ۱۰ ربیع الاول کو ہوئی۔⑦ اس کے علاوہ شیعہ مورخین کی یہ رائے ہے کہ آپ کی ولادت ۱۷ ربیع الاول کو ہوئی۔⑧

ربیع الاول کی کون سی تاریخ تھی؟ اس بات میں اختلاف ہے، لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے، اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔⑨

جس طرح آپ کی پیدائش کے سال، مہینہ اور تاریخ میں اختلاف ہے۔ اسی طرح سے آپؐ کی یوم پیدائش کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ شیعہ محدثین کے درمیان یہ مشہور ہے کہ آنحضرتؐ بروز جمعہ پیدا ہوئے،⑩ جب کہ اہلسنت کے مطابق آپؐ کی ولادت بروز دوشنبہ ہوئی ہے،⑪ جو مستند روایات سے ثابت ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان سارے اختلافات کے باوجود محدثین اور مورخین کا اس بات پر قریب قریب اجماع اور اتفاق ہے کہ اصحاب الفیل کا واقعہ محرم میں پیش آیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی تھی۔ ولادت دوشنبہ کے دن ہوئی تھی یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم بروایت قتادہؓ) (12)

ان سارے اختلافات کے باوجود اکثر مورخین و محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ آپؐ کی ولادت عام الفیل کے سال میں ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہوئی لیکن عام الفیل کا واقعہ کس سال میں ہوا، اس کے متعلق قرون اولیٰ کے اہل سیر خاموش ہیں، جب کہ بعد کے اہل سیر و مورخین نے اس کا تعین کیا ہے۔

عام الفیل کے واقعہ کا صحیح سال نہ معلوم ہونا ہی سارے اختلافات کا سبب ہے۔ کیونکہ ساری احادیث نبوی سنہ ۱۱ھ کے بعد میں ہی جمع کی گئیں اور بعد میں ان ہی احادیث سے سیرت کی اولین کتب مرتب کی گئی ہیں۔

قرون اولیٰ کے اہل سیر، جنہوں نے حضورؐ کی سب سے پہلے سیرت مرتب کی ہیں وہ ہیں۔ موسیٰ ابن عقبہ (سنہ ۱۴۱ھ)، ابن شہاب زہری (سنہ ۱۲۴ھ)، محمد ابن اسحاق (سنہ ۱۵۱ھ)، ابن عمر الواقدی (سنہ ۲۰۷ھ)، ابن ہشام عبدالملک (سنہ ۲۱۳ھ) محمد ابن سعد (سنہ ۲۳۰ھ)، اور ابن جریر طبری (سنہ ۳۱۰ھ)۔ امام زہری اور موسیٰ ابن عقبہ کے علاوہ باقی سبھی اہل سیر کا رکارڈ موجود ہے۔ (13)

ان کے علاوہ بعد میں جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان سے متاثر ہیں اور واقعات انہیں کتابوں سے لئے گئے ہیں۔ ان سبھی اہل سیر نے حضورؐ کی پیدائش عام الفیل میں ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ نقل کی ہے، جو مستند روایات پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ قرون اولیٰ کے بعد جو بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں حضورؐ کی تاریخ ولادت کا اختلاف برابر گہرا ہوتا نظر آتا ہے۔ اہل سیر نے مختلف تاریخیں نقل کی ہیں، جن کی روایات اعتماد کے قابل نہیں ہیں۔ محدثین اور محققین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

رہی بات کہ تاریخ پیدائش کے سلسلہ میں اتنا اختلاف کیوں پیدا ہوگیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضورؐ کے زمانے میں عرب میں کوئی معقول تقویم رائج نہ تھی وہاں پر دنوں اور سالوں کا شمار Lunisolar Calendar کے مطابق کرتے تھے اور قمری سال کو شمسی سال کے برابر کرنے کے لئے موٹے طور پر تین سال میں ایک زاید مہینہ کا اضافہ کرتے تھے اور اس طرح سے قمری اور شمسی سال کی مطابقت قائم رکھتے تھے (14) لیکن عام طور پر لوگ سالوں کی گنتی کا حساب کسی اہم واقعہ کو بنیاد بنا کر ہی کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ زہری اور شعبی سے مروی ہے کہ خانہ کعبہ کی بنا سے پہلے۔ بنی اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے کے واقعہ سے تاریخ کا حساب کرتے تھے۔ پھر جب اسماعیل اور ابراہیم علیہما السلام نے کعبہ کو بنایا تو بنی اسماعیل تعمیر کعبہ سے تاریخ کا حساب کرنے لگے۔ البتہ جب یہ لوگ اِدھر اُدھر منتشر ہونے لگے تو جو قبیلہ تہامہ سے باہر ہو جاتا تھا وہ اپنی اس علیحدگی کے دن سے تاریخ کا حساب کرتا تھا اور بنی اسماعیل میں سے جو لوگ تہامہ میں رہ جاتے تھے وہ سعد، ہند اور جہینہ بنی زید کے تہامہ سے خروج کے دن سے تاریخ کا حساب لگاتے۔ یہ طریقہ کعب بن لوئی کی موت تک جاری رہا۔ اس کے بعد پھر بنی اسماعیل نے واقعہ فیل تک کعب کی موت سے تاریخ مقرر کی واقعہ فیل کے بعد اس سے تاریخ کا شمار ہونے لگا۔ یہ طریقہ حضرت عمرؓ کے زمانہ تک جاری رہا، پھر انہوں نے ۱۷ھ میں واقعہ ہجرت سے تاریخ مقرر کی۔ (15)

ہجری تقویم کے رائج ہونے کے صدیوں بعد سیرت نگاروں مورخین و محققین نے اپنے وسائل کے مطابق اپنے تئیں حضورؐ کی پیدائش سے لے کر اس وقت تک کے وقفہ کو ہجری تقویم کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کی ہوگی اور حضورؐ کی پیدائش کا سال ہجری تقویم کے مطابق تعین کرنے کی سعی کی۔ اس کوشش کے ذیل میں اور کچھ ضعیف اور غیر مستند روایات کو شامل کرنے سے یہ اختلاف پیدا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپؐ کے ولادت کی صحیح تاریخ بھی مشکوک ہو گئی اور یہ تمیز کرنا مشکل ہو گیا کہ کون سی تاریخ صحیح ہے اور کون سی نہیں۔

چونکہ یہ ایک مختصر مضمون ہے اس لئے یہاں پر ہر ایک تاریخ کا الگ الگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تجزیہ (Analysis) کرنے کا موقع نہیں ہے۔ یہاں پر ہم نے صرف ایک تاریخ ۹ ربیع الاوّل کا انتخاب کیا ہے۔ جس کا تعین محمود پاشا فلکی، جو فلکیات کے ایک مصری عالم تھے، نے کیا ہے اور اس تاریخ کی بنیاد پر انہوں نے اس کے مطابق عیسوی تاریخ کا بھی تعین کیا ہے۔[ط۱] ان کی اس تحقیق کی بنیاد پر بعد کے بیشتر اہل سیر اور مورخین نے اس تاریخ کو اکثر اپنی سیرت و تاریخ کی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ محمود پاشا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۹ ربیع الاوّل کا تعین کیوں اور کیسے کیا اور وہ کس حد تک صحیح ہے؟

جیساکہ مستند اور صحیح روایات سے ثابت ہے اور محدثین و اہل علم کا اتفاق ہے کہ آپؐ نے ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔(16) اس میں شک نہیں کہ محمود پاشا نے حضورؐ کی تاریخ ولادت کا تعین ۶۳ سال کے مطابق ہی کیا ہے۔ لیکن یہ ۶۳ سال انہوں نے قمری سال کے مطابق لئے ہیں۔

جیساکہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ ہجری تقویم ۱۷ھ سے رائج ہوئی۔ اس سے قبل اہل عرب قمری سال کو شمسی سال کے مطابق رکھنے کے لئے ہر تین سال میں ایک مہینہ کا اضافہ کر دیتے تھے جس سے قمری سال کی مطابقت قائم رہتی تھی۔ چونکہ ہجری تقویم سرکاری طور پر ۱۷ھ میں رائج ہوئی اور بعد میں اس کو صلاح و مشورہ سے ہجرت کے سال سے شروع کیا گیا اس لئے حضورؐ کی ۶۳ سال کی عمر کے بارے میں جو احادیث ہیں وہ یقیناً اس وقت رائج تقویمی نظام کے مطابق ہی ہیں، نہ کہ ہجری تقویم کے مطابق۔ لیکن محمود پاشا فلکی نے حضورؐ کی عمر ہجری سال کے مطابق ہی ۶۳ سال مان کر آپؐ کی ولادت کا سال ۵۳ ہجری قبل میں متعین کیا ہے، جو ان کی بنیادی غلطی ہے، جس سے ان کو دوشنبہ کا دن ۱۲ ربیع الاول کو نہ مل سکا اور انہیں دوشنبہ ۹ ربیع الاول کا تعین ۵۳ ہجری

ط۱ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء قدیم عیسوی کے مطابق اور ۲۲ اپریل ۵۷۱ء جدید عیسوی تقویم کے مطابق۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قبل کرنا پڑا۔

اگر انہوں نے حضورؐ کی عمر رائج تقویمی نظام کو مدنظر رکھ کر ۶۳ سال مانی ہوتی اور انہوں نے ایک سال پیچھے، یعنی ۵۴ ہجری قبل میں تقویم دیکھتے یا حساب لگاتے تو ان کو یقینی طور پر ۱۲ ربیع الاول یا اس کے آس پاس، دوشنبہ کا دن مل جاتا۔

چونکہ ۵۴ ہجری قبل کا سال عالمی تقویم کے مطابق یکشنبہ (اتوار) سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اس تقویم کے مطابق ۱۳، ربیع الاول کو دوشنبہ کا دن آتا ہے۔ جیسا کہ حضورؐ کی ولادت مکہ المکرمہ کی مقامی رویت ہلال کے مطابق ہے۔ اس لئے عالمی قمری تقویم کی تاریخ میں ایک دن کا تفاوت کوئی معنی نہیں رکھتا، کیونکہ چاند کی تاریخ ایک مقام سے دوسرے مقام کی تاریخ سے ایک آدھ دن آگے پیچھے ہو سکتی ہے۔ لیکن عالمی اسلامی تقویم کی تاریخ عیسوی تاریخ کی طرح ساری دنیا میں ایک ہی رہے گی۔ تاہم عالمی ہجری تقویم، جس کا ۵۴ ہجری قبل کا سال یکشنبہ سے شروع ہوتا ہے، اگر محرم اور صفر کے مہینے ۳۰، ۳۰ دنوں کے مان لئے جائیں، کیونکہ تقویم میں محرم ۳۰ دن کا اور صفر ۲۹ دن کا مانا گیا ہے، تو اس صورت میں ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کو ہی آتا ہے۔

اس طرح اس تاریخ کے بارے میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ یقینی طور پر مقامی رویت ہلال کے مطابق ۱۲ ربیع الاول ۵۴ ہجری قبل میں بروز دوشنبہ کو ہی پڑا ہوگا جو مطابق ۵۷۱ء کے ہوتا ہے۔ اس طرح سے اگر حضورؐ کی ولادت ۵۴ ہجری قبل (۵۷۱ء) مان لی جائے تو حضورؐ کی وفات شمسی سال کے مطابق ۶۲ ویں سال میں، اور قمری سال کے مطابق پورے ۶۴ سال میں ہوتی ہے۔

محمود پاشا فلکی نے حضورؐ کی ولادت کا سال ۵۳ ہجری قبل کا تعین کیا ہے۔ یہ سال عالمی قمری (ہجری) تقویم کے مطابق جمعہ کے دن سے شروع ہوتا ہے۔ اس طرح سے دوشنبہ کا دن ۸ ربیع الاول کو آتا ہے پھر بھی اگر محرم اور صفر کے مہینوں کو ۲۹، ۲۹ دن کا مان لیا جائے تو ۹ ربیع الاول دوشنبہ ۵۳ قبل ہجرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں آسکتا ہے، جو مطابق ۵۷۱ء کے ہوتا ہے. اس طرح سے اگر یہ مان لیا جائے کہ حضورؐ کی ولادت ۹ ربیع الاول بروز دوشنبہ کو ہی ہوئی ہے تو محمود پاشا نے جو ۹ ربیع الاول ؁ ۵۲ قبل ہجرت مطابق ۵۷۱ء کا تعین کیا ہے وہ ہجری تقویم کے مطابق درست ہے.

لیکن جہاں تک سوال ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ۹ ربیع الاول کو متولد ہونے کا، تو اس سلسلہ میں قرون اولیٰ کے اہل سیر اور مورخین کی کوئی مستند روایت نہیں ملتی، جب کہ ۱۲ ربیع الاوّل بروز دوشنبہ کے بارے میں مستند اور صحیح روایات موجود ہیں اور اس پر محدثین و علماء کرام کا اتفاق بھی ہے.

عیسوی تقویم کی تاریخوں کا تجزیہ

جہاں ایک طرف حضورؐ کی ولادت کے سلسلہ میں قمری مہینہ کی تاریخوں کے مطابق مختلف اختلافی روایات موجود ہیں، وہیں دوسری طرف عیسوی تقویم کی تاریخوں میں بھی بہت اختلاف ہے. کچھ مستشرقین (Orientalists) اور کچھ دوسرے اہل علم نے اپنی تحقیقات کی بنا پر متعدد تاریخوں کا تعین کیا ہے، جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں. اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس ذیل میں ان کا بھی ایک اجمالی احاطہ کیا جائے اور ہر ایک تاریخ کے بارے میں اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی جائے، جس سے ان عیسوی تاریخوں کی صحیح حیثیت کا جائزہ لیا جا سکے.

عیسوی تقویم کے مطابق رسول اکرمؐ کی تاریخ ولادت کا تعین کرنے والے چند اہل علم یہ ہیں

ایم کوسین ڈی پرسیول (M. Caussin de perceval) نے ۲۰ اگست ۵۷۰ء (17) ڈاکٹر گستاولی بان (Dr. G. le Bon) نے ۲۷ اگست ۵۷۰ء (18) محمود پاشا فلکی اور (Dr. Aloys Sprenger) نے ۲۰ اپریل ۵۷۱ء (19) ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ۱۷ جون ۵۶۹ء (20) حبیب الرحمٰن خاں نے ۹ دسمبر ۵۶۹ء (21) اور شیعہ مورخین نے ۹ مئی ۵۷۱ء کا تعین کیا ہے.

ان عیسوی تاریخوں کا تجزیہ (Analysis) کرنے اور ہجری تاریخوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں بدلنے پر معلوم ہوا کہ ۲۰ اگست ۵۷۱ء (جو جدید عیسوی تقویم کے مطابق ہے) مطابق دوشنبہ ۲۹ جمادی الثانی ۵۴ قبل ہجرت ہے۔

اسی طرح سے ۲۷ اگست ۵۷۱ء (جو جدید عیسوی تقویم کے مطابق ہے) مطابق ۷ رجب ۵۴ قبل ہجرت ہے۔

۲۰ اپریل ۵۷۱ء (جو قدیم عیسوی تقویم کے مطابق ہے) مطابق دوشنبہ ۸ ربیع الاول ۵۲ قبل ہجرت ہے۔ (اگر محرم اور صفر کے مہینوں کو ۲۹، ۲۹ دنوں کا مان لیا جائے تو یہ تاریخ ۹ ربیع الاول ہو سکتی ہے اور اس سے عیسوی تاریخ میں کوئی فرق نہ آئے گا وہ ۲۰ اپریل ہی رہے گی)

۱۷ جون ۵۶۹ء (جو قدیم عیسوی تاریخ کے مطابق ہے) مطابق دوشنبہ ۱۵ ربیع الثانی ۵۵ قبل ہجرت ہے

۹ دسمبر ۵۶۹ء (جو قدیم عیسوی تاریخ کے مطابق ہے) مطابق دوشنبہ ۱۳ شوال ۵۵ قبل ہجرت ہے

اور اسی طرح ۹ مئی ۵۷۱ء (جو قدیم عیسوی تقویم کے مطابق ہے) مطابق جمعہ ۱۷ ربیع الاول ۵۴ قبل ہجرت ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا عیسوی تاریخوں کا تجزیہ کرنے اور انہیں ہجری تقویم کی تاریخوں میں مبادلہ (convert) کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے کوئی بھی تاریخ عین ۱۲ ربیع الاول کے مطابق نہیں ہے۔ یہاں تک کہ صرف دو تاریخوں کو چھوڑ کر باقی تاریخیں ربیع الاول کے مہینہ میں بھی نہیں پڑتیں۔ تاریخ کے علاوہ سال ولادت میں بھی تفاوت ہے۔ (عیسوی تاریخوں کے عین مطابق ہجری تاریخوں کا جدول دیکھو) کیونکہ Dr. G. le Bon، M. Caussin de perceval اور شیعہ مورخین نے سال ولادت ۵۷۱ء کا تعین کیا ہے، جو مطابق ۵۴ قبل ہجرت ہے محمود پاشا فلکی اور Dr. Aloys Sprenger نے سال ولادت ۵۷۱ء کا تعین کیا ہے جو مطابق ۵۲ قبل ہجرت ہے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور حبیب الرحمن خان نے سال ولادت ۵۶۹ء کا تعین کیا ہے، جو مطابق ۵۵ قبل ہجرت ہوتا ہے۔

سال ولادت میں اختلاف کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ تاریخ اور سیرت کی اولین کتابوں میں واضح طور پر یہ نہیں ملتا ہے کہ آپ کی ولادت تقویم کے اعتبار سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عیسوی تاریخوں کے عین مطابق قمری (ہجری) تاریخوں کا جدول

محققین کے نام [۱]	عیسوی تاریخیں	ولادت سے وفات تک عیسوی تاریخوں کے کل دن	عیسوی تاریخوں کے مطابق ہجری (قمری) تاریخیں	ولادت سے وفات تک ہجری (قمری) تاریخوں کے کل دن
۱۔ ایم۔ کوسین ڈی پرسیول M. Caussin di perceval	دوشنبہ ۲۰ اگست ۵۷۰ء (جدید عیسوی) سے [۲] دوشنبہ ۱۱ جون ۶۳۲ء (" ") تک	۲۲۵۷۶	دوشنبہ ۲۹ جمادی الثانی ۵۴ قبل ہجرت سے دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک	۲۲۵۷۶
۲۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان Dr. G. Le Bon	دوشنبہ ۲۷ اگست ۵۷۰ء (" ") سے دوشنبہ ۱۱ جون ۶۳۲ء (" ") تک	۲۲۵۶۹	دوشنبہ ۷ رجب ۵۴ قبل ہجرت سے دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک	۲۲۵۶۹
۳۔ ڈاکٹر سپرنگر اور محمود پاشا فلکی Dr. Aloys Sprenger and Mahmud Pasha Falak	دوشنبہ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء (قدیم عیسوی) سے [۳] دوشنبہ ۸ جون ۶۳۲ء (" ") تک	۲۲۳۳۱	دوشنبہ ۸ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت سے دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک	۲۲۳۳۱
۴۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ	دوشنبہ ۱۷ جون ۵۶۹ء (" ") سے دوشنبہ ۸ جون ۶۳۲ء (" ") تک	۲۳۰۰۳	دوشنبہ ۱۵ ربیع الثانی ۵۵ قبل ہجرت سے دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک	۲۳۰۰۳
۵۔ حبیب الرحمٰن خاں	دوشنبہ ۹ دسمبر ۵۶۹ء (" ") سے دوشنبہ ۸ جون ۶۳۲ء (" ") تک	۲۲۸۲۸	دوشنبہ ۳ شوال ۵۵ قبل ہجرت سے دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک	۲۲۸۲۸
۶۔ شیعہ علماء	جمعہ ۹ مئی ۵۷۰ء (" ") سے شنبہ ۲۳ مئی ۶۳۲ء (" ") تک	۲۲۶۶۱	جمعہ ۱۷ ربیع الاول ۵۴ قبل ہجرت سے شنبہ ۲۶ صفر ۱۱ھ تک [۴]	۲۲۶۶۱

۱۔ ان محققین نے صرف تاریخ ولادت کا تعین کیا ہے۔
۲۔ گریگورین تقویم کے مطابق۔
۳۔ جولین تقویم کے مطابق۔
۴۔ شیعہ علماء کے مطابق شنبہ ۲۸ صفر ۱۱ھ ہے لیکن جولین تقویم کے مطابق ۲۳ مئی کو آتا ہے اور گریگورین کے مطابق ۲۶ مئی کو
نوٹ:- دنوں کے شمار میں یوم ولادت اور یوم وفات دونوں شامل کئے گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کس سال میں ہوئی ، بلکہ یہ ہے کہ آپؐ کی ولادت عام الفیل کے سال میں ہوئی ہے۔ اب عام الفیل کا واقعہ کس سال میں ہوا؟ اس کا تعین مختلف محققین نے اپنی تحقیق کے مطابق کیا ہے، جس سے سال ولادت میں اختلاف پیدا ہو گیا۔

سال عام الفیل کا تعین

اس سلسلہ میں تاریخ میں دو شہادتیں ملتی ہیں۔

شہادت اول : یہ کہ ۴۰ جلوس کسریٰ نوشیرواں میں عام الفیل کا واقعہ ہوا تھا جسے ابن خلدون اور ایم کوسین ڈی پرسیول (M. Caussin de - Perceval) نے نقل کیا ہے۔ چونکہ کسریٰ نوشیروان (Khusraw I - Anushirwan) جو کہ ایران کا ساسانی بادشاہ تھا، ۵۳۱ء میں تخت نشین ہوا، جس کے ۴۰ ویں سال حکومت میں یہ واقعہ پیش آیا۔[23]

اس شہادت کی بنا پر اگر ۵۳۱ء کو اس کی حکومت کا پہلا سال قرار دیا جائے تو اس کے حکومت کے ۴۰ ویں سال میں ۵۷۰ء آتا ہے[24] (دیکھو سامنے جدول میں)

شہادت دوم : یہ کہ R. F. Tapsell اپنی کتاب Monarchs Rulers Dynasties and Kingdoms of the World میں لکھتا ہے کہ ۵۲۶ء میں السُّمَیفَعُ اَشْوَع (SUMU-YAFA' Ashwa') کو حبشہ کے بادشاہ نے سب سے پہلے یمن کا حاکم مقرر کیا۔ ۵۳۳ء میں ابرہہ یمن کا دوسرا حاکم مقرر ہوا پھر اس کے بعد ۵۷۰ء میں ابرہہ کا لڑکا یَکسُوم (YAKSUM) حاکم ہوا۔[25]

جیساکہ عام طور پر معلوم ہے کہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے ایک بڑی فوج کے ساتھ مکۃ المکرمہ پر چڑھائی کی تھی وہ اس مہم سے واپس ہوتے ہوئے راستے میں بلادِ خَثعَم پہنچ کر ہلاک ہوا، اور دوسری روایت کے مطابق صَنعاء میں پہنچ کر ہلاک ہوا۔ بہر حال دونوں روایتوں سے ابرہہ کے ہلاک ہونے کی شہادت ملتی ہے۔ اس کے ہلاک ہونے کے بعد اس کا لڑکا یَکسُوم (YAKSUM) ۵۷۰ء میں یمن کا فرمانروا ہوا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ابرہہ کی ہلاکت ۵۷۰ء میں ہوئی اور واقعہ عام الفیل بھی اسی سال ہوا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کسریٰ کے تخت نشین ہونے اور واقعہ عام الفیل ہونے کے سالوں کا جدول

سنہ عیسوی	سنہ جلوس کسریٰ	سنہ عیسوی	سنہ جلوس کسریٰ
۵۳۱ء (کسریٰ کی تخت نشینی کا سال)	پہلا سال	۵۵۱ء	اکیسواں سال
۵۳۲ء	دوسرا سال	۵۵۲ء	بائیسواں سال
۵۳۳ء	تیسرا سال	۵۵۳ء	تیئسواں سال
۵۳۴ء	چوتھا سال	۵۵۴ء	چوبیسواں سال
۵۳۵ء	پانچواں سال	۵۵۵ء	پچیسواں سال
۵۳۶ء	چھٹواں سال	۵۵۶ء	چھبیسواں سال
۵۳۷ء	ساتواں سال	۵۵۷ء	ستائیسواں سال
۵۳۸ء	آٹھواں سال	۵۵۸ء	اٹھائیسواں سال
۵۳۹ء	نواں سال	۵۵۹ء	انتیسواں سال
۵۴۰ء	دسواں سال	۵۶۰ء	تیسواں سال
۵۴۱ء	گیارھواں سال	۵۶۱ء	اکتیسواں سال
۵۴۲ء	بارھواں سال	۵۶۲ء	بتیسواں سال
۵۴۳ء	تیرھواں سال	۵۶۳ء	تینتیسواں سال
۵۴۴ء	چودھواں سال	۵۶۴ء	چونتیسواں سال
۵۴۵ء	پندرھواں سال	۵۶۵ء	پینتیسواں سال
۵۴۶ء	سولھواں سال	۵۶۶ء	چھتیسواں سال
۵۴۷ء	سترھواں سال	۵۶۷ء	سینتیسواں سال
۵۴۸ء	اٹھارھواں سال	۵۶۸ء	اڑتیسواں سال
۵۴۹ء	انیسواں سال	۵۶۹ء	انتالیسواں سال
۵۵۰ء	بیسواں سال	۵۷۰ء (واقعہ عام الفیل کا سال)	چالیسواں سال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر ۵۷۱ء کو عالمی ہجری تقویم کے سال کے مطابق بدلا جائے تو یقینی طور پر ۵۴ قبل ہجرت کا سال آتا ہے۔ جس کے مطابق حضورؐ کی وفات ۶۳ ویں سال میں ہوئی۔

اس کے برعکس جن محققین نے ولادت کا سال ۵۶۹ء مطابق ۵۵ قبل ہجرت کا تعین کیا ہے، انہوں نے حضورؐ کی عمر ۶۳ سال عیسوی تقویم کے مطابق مان کر کیا ہے اور جنہوں نے آپؐ کی ولادت کا سال ۵۷۱ء مطابق ۵۳ قبل ہجرت کا تعین کیا ہے انہوں نے ہجری تقویم کے مطابق مان کر کیا ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے مان لیا جائے کہ حضورؐ کی ولادت ۵۳ ہجری قبل یا ۵۴ ہجری قبل یا ۵۵ ہجری قبل کے سالوں میں ہوئی ہو تو ہمیں یہ تصدیق کرنا ہوگا کہ ان تینوں سالوں میں سے دوشنبہ کا دن ۱۲ ربیع الاول یا اس کے قریب کس سال میں آتا ہے۔

عالمی قمری (ہجری) تقویم جو ہم نے ۱۵۰ سال قبل ہجرت سے اب تک کے لئے مرتب کیا ہے، کے مطابق (26)

۵۳ قبل ہجرت میں ۱۲ ربیع الاول جمعہ کے دن آتا ہے۔

۵۴ قبل ہجرت میں ۱۲ ربیع الاول اتوار کے دن آتا ہے، اور

۵۵ قبل ہجرت میں ۱۲ ربیع الاول بدھ کے دن آتا ہے۔

ان مندرجہ بالا تینوں سالوں میں صرف ۵۴ قبل ہجرت کا ہی ایسا سال ہے جس میں ۱۲ ربیع الاول کو اتوار کا دن آتا ہے۔ ۵۴ قبل ہجرت کے سال کا آغاز بھی اتوار کے دن سے ہوتا ہے۔

چونکہ عالمی قمری تقویم میں محرم کا مہینہ ۳۰ دن اور صفر کا مہینہ ۲۹ دن کا مانا گیا ہے اس لئے دوشنبہ کا دن ۱۳ ربیع الاول کو آتا ہے۔ اگر اس سال کے محرم اور صفر کے مہینوں کو ۳۰، ۳۰ دن کا مان لیا جائے تو یقیناً دوشنبہ کا دن ۱۲ ربیع الاول کو ہی آئے گا۔

چونکہ ۱۳ ربیع الاول کی تاریخ عالمی قمری (ہجری) تقویم کے مطابق ہے اور حضورؐ کی ولادت کی ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ مکۃ المکرمہ کی مقامی رویت ہلال کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطابق ہے اس لئے ایک دن کا تفاوت ہو سکتا ہے۔

اس طرح جن محققین نے سال عام الفیل کا تعین ۵۷۱ء کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے لیکن جہاں تک تاریخ ولادت کی عیسوی تاریخ کا سوال ہے وہ ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ ۵۴ قبل ہجرت کے مطابق کسی کی بھی نہیں ہے، جس کا صحیح صحیح تعین کرنا ہی اس تحقیق کا مقصد ہے۔

۱۲ ربیع الاول کے مطابق عیسوی تاریخ کا تعین

اس تاریخ کا مبادلہ (Conversion) عیسوی تاریخ میں کیسے کیا جائے کہ ہمیں اس کی صحیح عیسوی تاریخ مل جائے؟ اس کے مبادلہ (Conversion) کے لئے ہم نے تطبیقی مبادلہ جداول (Comperative Conversion tables) مرتب کئے ہیں جن کی مدد سے کسی بھی ہجری تاریخ کو، چاہے وہ قبل ہجرت یا بعد ہجرت کے سالوں کی ہو، آسانی سے اور صحیح صحیح عیسوی تقویم کی تاریخ میں بدل سکتے ہیں اس کے علاوہ ہم نے فارمولے بھی بنائے ہیں جن کی مدد سے کسی بھی قمری تاریخ کی عیسوی تاریخ حساب لگا کر معلوم کی جا سکتی ہے۔ ان جداول اور فارمولوں کی مدد سے حضورؐ کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ ۵۴ قبل ہجرت (جو مکہ المکرمہ کی مقامی رویت ہلال کے مطابق ہے) کو قدیم عیسوی تاریخ میں بدلنے پر ۵ مئی بروز دوشنبہ ۵۷۱ء آتا ہے (اگر عالمی قمری تقویم میں محرم اور صفر کے مہینے ۳۰، ۳۰ دن کے مان لئے جائیں)۔

اس طرح سے مقامی رویت ہلال کے مطابق دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۵۴ قبل ہجرت ہے اور عالمی قمری تقویم کے مطابق دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۵۴ قبل ہجرت میں آتا ہے جو مطابق دوشنبہ ۵ مئی ۵۷۱ء جولین کے مطابق اور ۷ مئی ۵۷۱ء گریگورین کے مطابق ہے۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ رسول اکرمؐ کی ولادت کی عیسوی تاریخ یعنی ۵ مئی ۵۷۱ء بروز دوشنبہ جو مطابق ۱۲ ربیع الاول ۵۴ قبل ہجرت کے مطابق ہے کہاں تک صحیح ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس حقیقت کو اور زیادہ واضح اور وثوق کے ساتھ پیش کرنے کے لئے موجودہ سال کی ایک تاریخ ۲۱ ستمبر بروز سنیچر ۱۹۹۱ء کو لیتے ہیں جو سنیچر ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ کے عین مطابق ہے۔

اس لئے اگر ہم بروز دوشنبہ ۷ مئی ۵۷۱ء سے بروز سنیچر ۲۱ ستمبر ۱۹۹۱ء شمولہ تک کے دن شمار کریں تو کل ۵،۱۹،۱۴۷ دن ہوتے ہیں۔

اور اسی طرح اگر بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۵۴ ہجری قبل سے بروز سنیچر ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ تک کے دن شمار کریں تو بھی کل ۵،۱۹،۱۴۷ دن ہوتے ہیں (اگر ۵۴ ہجری قبل کے سال میں محرم اور صفر کے مہینے ۳۰، ۳۰ دنوں کے شمار کئے جائیں)

ان دونوں تاریخوں کے دنوں کا شمار مندرجہ ذیل ہے۔

بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۵۴ ہجری قبل سے بروز سنیچر ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ تک کے دنوں کا شمار۔

۱۲ ربیع الاول سے ۳۰ ذی الحجہ ۵۴ ہجری قبل تک کے دن (اگر محرم اور صفر کے مہینے ۳۰، ۳۰ دنوں کے شمار کئے جائیں)	= ۲۸۴
۵۳ ہجری قبل سے ۱ ہجری قبل تک کے (۵۳×۳۵۴+۱۹) دن	= ۱۸۷۸۱
۱ھ سے ۱۴۱۱ھ تک کے (۱۴۱۱×۳۵۴+۵۱۷) دن	= ۵۰۰۰۱۱
یکم محرم سے ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ تک کے دن	= ۷۱
دنوں کا کل میزان	= ۵،۱۹،۱۴۷

بروز دوشنبہ ۷ مئی ۵۷۱ء سے بروز سنیچر ۲۱ ستمبر[1] ۱۹۹۱ء تک کے دنوں کا شمار۔

۷ مئی سے ۳۱ دسمبر ۵۷۱ء تک کے دن	= ۲۳۹
۵۷۱ء سے ۱۹۹۰ء تک کے دن (۱۴۲۰×۳۶۵+۳۴۴)	= ۵،۱۸،۶۴۴
یکم جنوری سے ۲۱ ستمبر ۱۹۹۱ء تک کے دن	= ۲۶۴
دنوں کا کل میزان	= ۵،۱۹،۱۴۷

۱؎ چونکہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۱ء کی تاریخ جدید عیسوی تقویم کے مطابق ہے، اس لئے دنوں کا شمار ۵ مئی کے بجائے ۷ مئی سے کیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس مندرجہ بالا دنوں کے شمار سے یہ واضح ہوا کہ عیسوی اور ہجری (قمری) دونوں تاریخوں کے دنوں کا میزان برابر ہے۔ اس لئے ۵ مئی ۵۷۱ء (۷ مئی ۵۷۱ء جدید عیسوی) کے عین مطابق ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مندرجہ بالا تمام حقائق و شواہد کی روشنی میں یہ حاصل ہوا کہ حضورؐ کی تاریخ ولادت بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۵۳ ہجری قبل ہے، جو قدیم عیسوی تقویم کے مطابق ۵ مئی ۵۷۱ء اور جدید عیسوی کے مطابق ۷ مئی ۵۷۱ء ہے اس تاریخ کے علاوہ کوئی بھی عیسوی تاریخ ۱۲ ربیع الاول کے مطابق نہیں ہے۔

حوالہ جات

(1) Muhammad Husayn Haykal "The Life of Muhammad" P. 48.

(2) بقول دمیاتی ۵۵ دن اور بقول سہیلی ۵۰ دن جسے شاہ اشرف علی تھانوی نے "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب" میں صفحہ ۲۳ پر نقل کیا ہے۔

(3) مترجم علامہ محمد اشرف سیالوی "سیرت سید الانبیا" (دہلی ۱۹۸۳) ص ۱۲۱ (فوٹ نوٹ)

(4) Muhammad Husayn Haykal "The Life of Muhammad" P. 48

(5) ایضاً۔ ص ۴۸

(6) سیرت سید الانبیا ص ۱۱۸۔ بقول حضرت برا جسے امام عبدالرحمٰن ابن جوزی نے "الوفا باحوال المصطفٰے" میں نقل کیا۔

(7) Muhammad Husayn Haykal, "The Life of Muhammad" P. 48

(8) 'پیغمبر اسلام کی ولادت' رسالہ راہ اسلام شمارہ ۵۸ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ صفحہ ۷

(9) سید ابوالاعلیٰ مودودی 'سیرت سرورِ عالم' جلد دوم' ص ۹۴۔

(10) پیغمبرِ اسلام کی ولادت رسالہ راہِ اسلام شمارہ ۵۸ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ صفحہ ۹

(11) سیرت ابن ہشام جلد اول مترجم مولانا عبدالجلیل صدیقی (دہلی ۱۹۸۲)۔ ص ۱۸۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(12) سرورِ عالم، جلد دوم ص ۹۴

(13) Thomas Patrick Hughs, "Dictionary of Islam.
(N. Delhi - 1982) P. 42

(14) القرآن مترجم علامہ یوسف علی (انگریزی) فوٹ نوٹ نمبر ۱۲۹۵، ص ۴۵

(15) ابوجعفر محمد ابن جریر طبری، تاریخ طبری جلد اول (اردو) ص ۱۴۰

(16) سیرت سید الانبیاء ص ۸۱۸-۸۱۹

(17) سیرت سرورِ عالم جلد دوم ص ۹۴ اور
Thomas Patrick Hughs "Dictionary of Islam
(N. Delhi - 1982) P. 368

(18) G. Le BON "Civilisation Des Arabs" Urdu Tr.
Tamaddune Arab (تمدنِ عرب) (Hyderabad. 1936)
P. 91

(19) علامہ شبلی نعمانی "سیرت النبی" جلد اول۔ ص ۱۶۰ اور
Dictionary of Islam P. 368

(20) DR. Muhammad Hamidullah, "Muhammad -
-Rasulullah" (Saw) (HYDERABAD - 1974) P. 4.

(21) جیب الرحمٰن خان، مفتاح التقویم" (نئی دہلی) ص 55 (فوٹ نوٹ)

(22) تاریخ ابن خلدون جلد اول (دیوبند 1978) ص 22-23، اور Dictionary
of Islam Page. 368 کو بھی دیکھیں۔

(23) R.F. Tapsell Monarchs rulers dynasties and
Kingdoms of the World (London - 1984) P 382
اور Encyclopaedia Britannica Vol. V Edition 1956 P. 624.

(24) Dictionary of Islam P 368
The Holy Quran TR. Allama yusufali P 1791
Population in the Arab 'WORLD' Abdul Karim
Omran, P 37

نبی رحمت ابوالحسن علی ندوی ص ۸۵
ابن خلدون جلد اول ص ۲۲-۲۳ فوٹ نوٹ

(25) R.F. Tapsell, "Monarchs rulers Dynasties and
Kingdoms of the World" Page. 361.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(26) اس ہجری تقویم میں ہر مہینے کے دن متعین (FIXED) ہیں اس میں محرم ۳۰ دن کا اور صفر ۲۹ دن کا، یہ سلسلہ آخر سال تک جاری رہتا ہے۔ دن متعین ہونے کی وجہ سے یہ تقویم سارے عالم میں ایک ہی تاریخ دیتی ہے۔ کسی مقام کی رویتِ ہلال کے مطابق اس تقویم کی تاریخیں صرف اس مقام کی تاریخ سے ایک دن پہلے یا بعد میں ہوسکتی ہے۔ اس تقویم کے مطابق تاریخ کی کتابوں میں تاریخیں لکھی گئی ہیں اور انہیں تاریخوں کے مطابق ان کی عیسوی تاریخیں نکالی گئی ہیں۔

ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی کی نئی پیش کش

مذہب کا اسلامی تصور

از :- مولانا سلطان احمد اصلاحی رفیق ادارہ

دو ابواب پر مشتمل اس کتاب کے پہلے باب میں یورپ کی مسیحیت کے بدنما کردار اور کلیسا کے ناقابل بیان مظالم کے حوالے سے دور جدید کے مروجہ تصور مذہب کی تفصیل بیان کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں وہاں چرچ اور اسٹیٹ کی علیحدگی اور مسیحیت سے بیزاری کے ساتھ نفس مذہب سے بیزاری پیدا ہوگئی اور عام طور پر معاملات دنیا سے مذہب کی بے دخلی ایک مسلمہ قرار پاگئی اسی باب کے آخر میں دیگر مذاہب کی داخلی شہادتوں کی روشنی میں اس مروجہ تصور کی غلطی کو بے نقاب کیا گیا ہے

دوسرے باب میں اسلام کے دستور اساسی قرآن اور سنت نبوی کی روشنی میں اسلام کے مطلوبہ تصور مذہب کو پورے شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور قرآن وسنت اور ان کے متعلقات کے پھیلے ہوئے دینی ذخیرے سے اس تصور کی حقانیت کو ثابت کیا گیا ہے۔ جو کچھ کہا گیا ہے۔ سلف صالح کی تائید کے ساتھ کہا گیا ہے اور کوئی بات بلا حوالہ نہیں کہی گئی ہے۔ تحریک اسلامی کی فکری بنیادوں کی تفہیم وتشریح کے لئے ایک ضروری اور اہم کتاب۔

صفحات ۵۹۱، عمدہ کاغذ، آفسٹ کی حسین طباعت، جاذب نظر گٹ اپ مجلد مع ڈسٹ کور، قیمت صرف ۱۰۰ روپے جسے مرکزی مکتبہ دہلی سے بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔

رابطہ کے لئے { منیجر ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی
پان والی کوٹھی، دودھ پور علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱

© rasailojaraid.com